نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہٖ الکریمؐ

فقیر کی للکار!

دور رسالت سے لے کر آج تک دشمنانِ اسلام کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عالمی سطح پر زہریلی سازشیں جاری ہیں۔ ان ہی سازشوں کے زہریلے اثر سے آج ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھرا پڑا ہے۔

دشمنانِ اسلام کی سب سے بڑی سازش یہہ ہیکہ مسلمانوں کے دلوں سے محبت وعشق اور عظمت رسول اللہ مٹادی جائے تاکہ ان میں جذبہ جہاد ختم ہو جائے۔ تاکہ ان

پس جب رسول اللہ کو گھٹانے اور مٹانے کے لیئے کہیں نبوت کا دعویٰ کروایا جا رہا ہے اور کہیں صرف توحید کی رکاوٹ لگائی جاتی ہے۔ اور کہیں فروعات کو شرک وبدعت اور کفر کہہ کرامت کو توڑا اور پھوڑا جا رہا ہے۔

آج ہر مخلص عالم دین سے یہہ فقیر دست بستہ عرض کرتا ہے کہ تمام مسلمانوں کے دلوں میں محبت اور عظمت رسول اللہ پیدا کرنے کے لیئے جد وجہد جان توڑ کر کوشش کیجائے۔ جیسے ہی مسلمان کے دلوں میں محبت وعظمت رسول اللہ پیدا ہو جائے گی۔ تو مسلمان کے سر پھر سے بلند ہوں گے۔

وما علینا الا البلاغ

حقیر فقیر غلام نبی شاہ نقشبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

جان دیگر صور پھونکا نعرۂ تکبیر کا　　　رنگ گہرا کر دیا ایمان کی تصویر کا

میدانِ کربلا

میدان کربلا | کربلا کا میدان عراق کے علاقے میں دریائے فرات کے ساحل پر واقع ہے اس میدان میں آل نبی اولاد علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بڑی بے رحمی شقاوت اور قساوت کے ساتھ قتل عام کیا گیا تھا۔

میدان کربلا میں کیا ہوا کیوں ہوا یہہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ یہہ نور وظلمت کا ٹکراؤ اور حق و باطل کی گھمسان لڑائی تھی اور اس تعلق سے لاتعداد مقالے، کتابیں اور تواریخ میں لکھی گئی ہیں۔ اور آئندہ بھی لکھی جاتی رہیں گی۔ کربلا کے میدان میں بظاہر مسلمانوں کی آپسی لڑائی نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں منافقین اور مومنین کا ٹکراؤ تھا۔

منافقین یہ ظاہری طور پر صورت شکل چال چلن اور طور طریقوں سے مسلمان ہی نظر آتے ہیں لیکن ان کے باطن میں اللہ۔ رسول اللہ وآل رسول اللہ اور اولیائے کرام سے بغض وعناد اور دشمنی پوشیدہ رہتی ہے۔

آیئے خود تاریخ اسلام سے ہی سوال کریں آیئے تاریخ اسلام!

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بنیاد کس نے بنائی؟

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو کس نے زہر دیا؟ کربلا میں

آل نبی اولاد علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا قتل عام کس نے

کیا؟ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کو بالجبر زہر دلوانے والا

کون تھا؟ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو کوڑے

کس نے لگوائے؟ ہندوستان میں میر جعفر میر صادق نے کس کے

ساتھ غداری کی تھی؟ میسور کے ٹیپو سلطان کے ساتھ کس نے

بے وفائی کی؟ مصر کے حسن البنا اور دکن کے قائد ملت کو کس نے شہید

کیا؟ حیدرآباد پر پولیس ایکشن میں غداری کا پارٹ کس نے ادا کیا؟

اسلام کی سنہری تاریخ نے جواب دیا مسلمانو! اسلام کو جب کبھی جہاں کہیں

دھکہ پہنچا ہے وہ چند نام نہاد مسلمانوں کی غداری اور دغابازی سے ہی پہنچا ہے۔

نام نہاد مسلمان بظاہر تو مسلمان نظر آتے ہیں لیکن ان کے باطن مشرکین کے باطن سے

بھی زیادہ تاریک ہوتے ہیں پس ایسے مسلمانوں کو شریعت محمدی میں منافق کہا گیا

ہے جن کے متعلق قرآن پاک کے پہلے پارے کی ابتدائی آیات میں کھلا فیصلہ موجود ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا

هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

مطلب یہ کہ جو لوگ صرف خدا اور قیامت پر ایمان کا ڈھنڈورہ پیٹتے پھرتے

ہیں وہ ایمان والے نہیں ہیں!

حالانکہ حب رسول اللہ ہی ایمان کی بنیاد ہے اور آل رسول اللہ اور اولیائے کرام

سے محبت عقیدت اور احترام بھی جزوئے ایمان ہے۔

پس نام نہاد مسلمانوں سے ہی مذہب اسلام کو اکثر و بیشتر دھکہ پہنچا ہے۔
کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

چھالے جگر کے پھٹ پڑے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کربلا کے میدان میں بھی یہی دو گروہوں میں ٹکراؤ ہوا ہے مومنین کے سردار حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ اور منافقین کے سردار یزید ابن زیاد اور شمر وغیرہ تھے۔

حسینی قافلہ۔ حسینی قافلہ کو بھی منافقین نے دھوکہ دیکر بلایا اور میدان کربلا میں پڑاؤ ڈالنے پر مجبور کردیا یہ قافلہ صرف (۲۰۰) افراد پر مشتمل تھا۔ جس میں بچے بڑے عورت اور مرد بلکہ شیر خوار بچے بھی شامل تھے۔ جن کے پاس نہ باقاعدہ ہتھیار تھے۔ اور نہ ہی سامان رسد تھا بلکہ حسینی قافلے کی حیثیت بالکل مسافرین کی حیثیت تھی۔

یزیدی لشکر۔ یزیدی لشکر ملک شام سے منظم طریقے پر حسینی قافلہ کو گھیر ڈالنے کے لئے آگیا۔ جس کی تعداد ۲۲ ہزار سے زیادہ تھی جس کے ساتھ بے حساب جنگی سازوسامان اور بڑے بڑے ہتھیار بھی تھے اور کئی گھوڑے سوار فوج کے علاوہ ماہر تیر انداز بھی فوج میں کثرت سے موجود تھے۔

آزمائش۔ ۲ محرم ۶۱ھ میں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا کے میدان میں قدم رکھتے ہی دشمنوں کے تیور دیکھ کر سمجھ گئے کہ مجھے اس مقام پر سخت ترین امتحان دینا ہے۔ چنانچہ آپ کو کربلا کا میدان زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ اے آخری نبی کے نواسے یہاں تم کو پیغمبروں کی طرح آزمایا جائے گا۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۔ پس میدان کربلا میں آپ اپنی بیوی حضرت بی بی شہر بانو رضی اللہ عنہا کو بلا کر صاف صاف ارشاد فرمایا کہ

شہر بانو! تم اپنے بچوں کو لے کر واپس چلی جاؤ مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ یہاں مجھ پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹنے والے ہیں تم آفت و مصیبت اٹھا نہ سکو گی ۔ اور جو کچھ ہوگا اس کو انشاء اللہ تعالیٰ میں برداشت کر لوں گا ۔

جان دیتا ہے مسلمان وعدہ دیدار پر
رقص کرتا ہے مجاہد تیغ کی جھنکار پر

نیک بیوی حضرت امام عالی مقام کی یہ باتیں سن کر حضرت بی بی شہر بانو نے عرض کیا ۔

اے میرے سرتاج !

میں خوشحالی آرام اور راحت میں آپ کے ساتھ رہی ہوں تو مصیبت اور آفت میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گی ۔ آپ کے ساتھ رہنے میں مجھ پر مصیبتوں کے طوفان بھی آجائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ صبر کروں گی ۔ بہر حال ہر حال میں میں آپکے ساتھ ہونگی

اے امام !

اگر آج آپ کو مصیبتوں اور آفتوں میں چھوڑ کر چلی جاوں تو کل قیامت میں میری ساس حضرت بی بی فاطمہ کو کیا صورت دکھاوں گی اور کیا جواب دوں گی ۔

الغرض حضرت بی بی شہر بانو رضی اللہ عنہا اپنے بچوں کو امام عالی مقام پر قربان کرتے ہوئے مسلسل بھوک و پیاس اور کڑاکے کی آفتیں برداشت کرتے ہوئے آخری دم تک ساتھ رہے ۔

بی بی شہر بانو رضی اللہ عنہا

حضرت بی بی شہر بانو رضی اللہ عنہا ایران کے مشہور بادشاہ نوشیروان عادل کی پوتی تھیں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب ایران فتح ہوگیا تو آپ مالِ غنیمت کے تحت گرفتار ہو کر آئیں حضرت خلیفہ دوم نے یہ کہتے ہوئے امام عالی مقام کے نکاح میں دیدیا کہ بی بی شہر بانو آج تک دنیاوی بادشاہ کی پوتی تھیں آج سے دین کے بادشاہ کی بیوی رہیں گی۔ حالانکہ کئی لوگوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے نکاح میں لے لیں یا کم از کم اپنی بہو ہی بنالیں۔ لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے اور اپنے بیٹے سے زیادہ آلِ نبی اولادِ علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرار دے کر امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیدیا۔

کربلا

میدانِ کربلا پہلے ہی بڑا ہولناک اور بنجر علاقہ تھا۔ جہاں نہ گھاس نہ درخت اور نہ پانی بلکہ ہر طرف سخت اور پتھریلی زمین اور ریت کے سوا کچھ بھی موجود نہ تھا۔ جیسے ہی دھوپ تیز ہوئی۔ عرب کی گرمی موسم کی سختی اور جھلسا دینے والے لوہ کے تھپیڑے اور گرم گرم ریت کی بھاپ کی وجہ سے کربلا کا میدان قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا۔ جیسے ہی سورج سر پر آ گیا حسینی قافلے کی عورتیں بچے اور بچیاں چیختے چلانے لگیں۔!

واعلیاہ!! وافاطمۃ!! وامحمد اہ!!!

ان جگر خراش چیخوں سے کربلا کا لق ودق میدان گونج اٹھا۔

دنیاوی لالچ

۳/ محرم ۶۱ھ کو حسینی قافلے کو کربلا کے میدان میں قید کر کے ترسایا اور تڑپایا جا کر یزید کے نمائندے نے امام عالی مقام

کو دنیاوی لالچ دینے لگے۔

اے امام!

یزید کے ہاتھ پر جھوٹے دل سے ہی صحیح بیعت کرلو۔ تم کو منہ مانگی دولت دی جائے گی۔ سب سے بڑا عہدہ دیا جائے گا رہائش کے لئے اونچے اونچے محلات دیئے جائیں گے۔ آپ جو چاہو گے عطا کیا جائے گا۔ الغرض یزیدی فوج سے ۳/محرم سے ۶/محرم تک ہر قسم کی لالچ دی جاتی رہی۔

اٹل فیصلہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے یزیدی لشکر کی ہر لالچ کو ٹھکرا کر منہ توڑ جواب دیا۔ کہ مجھے کانٹوں پہ سونا گوارہ ہے آگ میں جلنا پسند ہے۔ لیکن خدائی احکام توڑنے والے فاسق و فاجر سے بیعت کرنا منظور نہیں ہے۔

پس امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ اٹل فیصلہ سننا ہی تھا۔ کہ یکایک یزیدی لشکر سخت برہم ہوگیا ؎

بزم باطل تیرا نعرہ سن کے برہم ہو گئی
یا حسینؓ! تیری خونیں آستیں ملت کا پرچم بن گئی

پانی پہ پہرہ یزیدی لشکر نے دیکھ لیا کہ کربلا کی دھوپ اور گرمی کی تڑپ سے حسینی قافلہ مرعوب نہیں ہو رہا ہے اور امام عالی مقام اپنے فیصلہ پر اٹل ہیں۔ لہذا پانی پر سخت پہرہ لگا دیا جاکر باضابطہ اعلان ہونے لگا ؎

جانوروں کو پانی دیا جائے ... درندوں کو پانی دیا جائے
مشرکین کو پانی دیا جائے ... اور کافروں کو بھی پانی دیا جائے

لیکن ساقی کوثر کے نواسے کو ایک قطرہ پانی بھی نہ ملنے پائے۔!

بدنما داغ

اللہ اکبر! عرب کی مہمان نوازی سارے عالم میں مشہور ہے۔ لیکن یہاں یزیدیوں نے ساقی، کوثر، شفیع روزِ محشر کے خاص لاڈلے نواسے اور نواسیوں کے پورے خاندان کو یعنی

آلِ نبی اولادِ علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کنبہ کے ایک ایک فرد کو ایک ایک بچی کو ایک ایک شیر خوار کو اتنا بھوکا اور پیاسا تڑپایا جا رہا ہے کہ ہر ایک کی زبان پر پیاس کی شدت سے کانٹے پڑ گئے ہیں۔

ماؤں کی چھاتیوں میں دودھ خشک ہو چکا ہے۔ افسوس صد افسوس کہ یزیدیوں نے حسینی قافلے پر پانی بند کر کے اپنی پیشانیوں پر بدنما داغ لگا لیا۔ جو قیامت تک نہیں مٹ سکتا۔

یزیدی چاہتے تھے کہ امام عالی مقام کو بھوکا پیاسا تڑپایا جائے تو مجبور ہو کر یزید سے بیعت کر لیں گے۔ لیکن امام عالی مقام نے ہر بار یہی اعلان فرمایا کہ

فاسق و فاجر خدائی احکام توڑنے والا مسلمانوں کا خلیفہ نہیں بن سکتا۔!

لبِ ساحلِ فرات کے پیاسے ترے نثار
اے آخری نبی کے نواسے تجھ پہ نثار

خون آشام تلواریں

یزیدیوں نے حسینی قافلے کے ایک ایک فرد کو ترسا کر اور تڑپا کر دیکھ لیا کہ امام عالی مقام بھوک و پیاس

کی شدت سے بھی مجبور نہیں ہو رہے ہیں۔ تو دس ہزار تلواریں نیام سے باہر آگئیں اور (۱۲) ہزار سے زائد برچھی بھالے امام عالی مقام کے خون سے پیاس بجھانے کے لیئے آگے بڑھنے لگے۔ امام عالی مقام نے لشکر کا خطرناک تیور دیکھ کر آپ نے اونٹنی طلب فرمائی اور قرآن کریم کھول کر مجاہدانہ خطبہ دینا شروع کر دئے تاکہ حجت مکمل ہو جائے ؎

آئین جوانمرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ایمان کامل

شیر خدا کے شیر امام عالی مقام نے اونٹنی پر قرآن کھول کر اپنی گرجتی ہوئی آواز میں ۲۲ ہزار شامی لشکر کو مخاطب کر کے کہا۔

اے لوگو!

تم سب اچھی طرح جانتے ہو کہ روئے زمین پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میں ہی خاص نواسہ ہوں۔ اور سب سے زیادہ مجھے رسول اللہ کی صحبت نصیب ہوئی ہے۔ اور ان کی پاک صحبت اور تربیت کی وجہ سے میرے دل میں کامل ایمان موجزن ہے۔

اے لوگو!

جلد بازی نہ کرو سوچ لو کہ میرا خون کرنا تم پر حرام ہے! میں حق پر ہوں!!

کیا تم لوگوں کو میرے نانا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث یاد نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ

اگر تم کسی کو برا کام کرتے ہوئے دیکھو تو فوراً ہاتھ سے روک دو اگر تم میں اتنی طاقت نہیں ہے تو زبان سے اس کام کو بُرا کہو اگر تم زبان سے نہ کہہ سکو تو کم از کم دل سے بُرے کام کو بُرا سمجھو اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے۔

اے لوگو!

میرے دل میں کامل ایمان موجزن ہے۔ اور میرے سامنے یزید خدائی احکام کو توڑ رہا ہے میں کیسے خاموش دیکھ سکتا ہوں۔

مومن کی للکار

اے لوگو!
مجھے پیاسا اور بھوکا تڑپایا جا سکتا ہے لیکن میرا ایمان کمزور نہیں کیا جا سکتا۔ اے لوگو! میرا سر کٹ سکتا ہے لیکن باطل کے آگے جھک نہیں سکتا۔!!

امام عالی مقام کے گرجدار اور مجاہدانہ خطبے سے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ اسلام کی حفاظت کے لئے پورے روئے زمین پر آپ اکیلے ہی باطل کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے ہیں ؎

اے سپہرِ مقتلِ نبوت کے اکیلے پاسبان
حشر تک گونجے گی تیرے خشک ہونٹوں کی اذان

حق کی پکار!

حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے تنہا اور بے باک اور مجاہدانہ اعلان سے شامی لشکر میں ہلچل مچ گئی۔ ہر ایک کے دل میں امام عالی مقام کی صداقت اترنے لگی۔ سارے (۲۲) ہزار شامی لشکر پر سناٹا طاری ہو گیا۔ اور قریب تھا کہ سارا شامی لشکر حسینی قافلے میں آ کر

مل جاتا لیکن یزیدی سپہ سالاروں نے مکاری کرکے اپنی فوج کے سپاہیوں کو تلواریں دکھا دکھا کر دھمکانا شروع کر دیا۔

بالآخر یزیدی فوج کے مشہور سپہ سالار حضرت حُر بن ریاحی گھوڑا دوڑاتے ہوئے حسینی قافلہ میں آکر مل گئے اور امام عالی مقام کی حمایت میں یزیدی لشکر سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

معصوم مجاہدین

حضرت سیدہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا نے شامی لشکر کے تیور دیکھے تو سمجھ گئے کہ یہ سارا لشکر میرے بھائی حسین پر بلائے ناگہانی بن کر ٹوٹنے والا ہے۔

لہٰذا آپ نے بھی اپنے معصوم بچوں کو حق و صداقت پر قربان کرنے کے لئے اپنے بچوں کو جن کا نام حضرت عون اور حضرت محمد ہے جنگی لباس پہنایا چھوٹے چھوٹے ہتھیار ہاتھوں میں دیئے اور بیچ میدان کربلا میں حق و صداقت کا اعلان کرنے کے لئے روانہ کر دیا۔

جس وقت یہ معصوم مجاہدین کربلا کے میدان کی طرف جا رہے تھے ماں نے آخری مرتبہ اپنے سینے سے لگایا لاڈو پیار سے آخری بوسے دیئے اور فرمایا۔

میرے لاڈلو!

آج میں تمہارا دودھ بخش دی۔

میرے بیٹو!!

تلواروں کے سایہ میں حق و صداقت کا اعلان کر دو۔

خبردار!

دشمن کو پیٹھ نہ دکھانا! سینہ تان کر میدان جنگ میں اعلان کرنا کہ خدائی احکام توڑنے والا مسلمانوں کا خلیفہ نہیں بن سکتا۔ ہم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ لیکن یزید کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں گے ؎

شہدا اس دارِ فانی میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
زمین پر چاند تاروں کی طرح تابندہ رہتے ہیں

چمن رسول اللہ کے دو پھول

حق و صداقت کے پرستار چمن رسول اللہ کے دو پھول حضرت سیدہ بی بی زینب کی زندگی کا سہارا حضرت عون اور حضرت محمد رضی اللہ عنہم میدان کربلا میں پہنچے اور بڑی دلیری سے اعلان کرنے لگے۔

اے لوگو!
نیکی بدی میں تمیز کرو۔ آل رسول اور دشمن رسول کو پہچانو۔
خدائی احکام توڑنے والا اسلام کا خلیفہ کیسے بن سکتا ہے؟
اے لوگو!
فاسق و فاجر کو رسول اللہ کی گدی پر کیسے بٹھاؤ گے؟
ہم کو لٹنا اور کٹنا پسند ہے لیکن یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنا منظور نہیں ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو معصوم نواسے میدان کربلا میں پوری قوت سے حق و صداقت کا اعلان کر رہے تھے۔ ادھر شمر ذی الجوشن قہقہہ بلند کرتا ہوا آگے بڑھ گیا اور معصوم شہزادوں پر تلوار اٹھا دیا۔

واللہ!! ہوا میں سناٹا طاری ہو گیا۔!

زمین لرز گئی! پرندے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ دشمنوں کی آنکھوں سے بھی آنسو ٹپکنے لگے۔ لیکن شمر کے سینے میں دل نہیں تھا، کالا پتھر تھا۔ شمر کی تلوار نے بی بی زینب۔ کی گود خالی کر دی۔ حسین رضی اللہ عنہ دوڑے اور کہا، اے شمر کاش!! ان معصوموں کو قتل کرنے کی بجائے گرفتار کر لیا ہوتا۔

ہائے ہائے تو نے آلِ رسول کے معصوموں کو تہہ تیغ کر دیا۔ یہہ کہتے ہوئے امام عالی مقام نے دونوں معصوم لاشوں کو اپنے دونوں کندھوں پر اٹھائے ہوئے اپنے خیموں کی طرف آئے اور بہن کو آواز دی!

زینب!!! شمر نے تیرے ہرے بھرے چمن کو اُجاڑ دیا! تیرے بچے نانا جان کے دربار میں پہنچ چکے ہیں۔ صبر کرا للہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

حضرت سیدہ بی بی زینب رض یہہ دل پھوڑ دینے والی خبر سن کر سجدے میں گر گئے اور گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے اے اللہ! مجھے صبر عطا فرما!

حضرت عباس کی شہادت

شامی لشکر نے جنگ کے نقشے کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ اِدھر حسینی قافلے میں پیاس کی وجہ العطش العطش کی دل ہلانے والی آوازیں آرہی تھیں۔ یہہ دیکھ کر حضرت عباس علمبردار رضی اللہ عنہ اٹھے اور امام عالی مقام سے اجازت لے کر پانی لینے کے لئے دریائے فرات کے پہرے کو توڑ کر مشک میں پانی بھر لئے

اور واپس ہونے لگے۔ یزیدیوں نے یہ منظر دیکھ کر سارے لشکر کو حرکت دیدی اور کہا کہ خبردار! حسینی قافلہ میں پانی کا ایک قطرہ بھی جانے نہ پائے۔ لہذا ۱۲ ہزار شامی لشکریوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر تیروں کی بارش کر دی جس سے پانی کا مشک اور آپ کا سارا جسم چھلنی ہو گیا اور آپ وہیں شہید ہو گئے آپ کی شہادت سے دشمن خوش ہو گئے لیکن خدا کی قدرت مسکرائی کہ ان کو دائمی حیات مل گئی ؎

شہادت پا کے ہستی زندۂ جاوید ہوتی ہے
یہ رنگین شام صبح عید کی تمہید ہوتی ہے

آلِ رسول کا قتل عام

حضرت عباس علمبردار رضی اللہ عنہ کی شہادت سے حسینی قافلے کی کمر ٹوٹ چکی تھی حسینی قافلہ میں کہرام مچا ہوا تھا لیکن ظالم حسینی قافلے پر ستم ڈھانے کے لئے بڑی ڈھٹائی دیدہ دلیری سے حسینی قافلے میں گھسنے لگے۔ اور ہر طرف قتل عام کرنا شروع کیا اور ظلم کی انتہا یہ ہوئی کہ حسینی قافلے کے ڈیرے بھی جلا ڈالے

مورخین کا قلم لرز رہا ہے آل نبی اولاد علی پر جس بے رحمی، شقاوت اور قساوت کے ساتھ قتل عام کیا جا رہا تھا ان مناظر کو کونسی روشنائی سے لکھا جائے۔ جناتوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ پرندے بھی کربلا کی طرف پرواز کرنے لگے۔ جہاں جہاں عاشقانِ اہل بیت کو اطلاع ملی بس اسی حالت میں لوگ میدان کربلا کی طرف دوڑ پڑے۔

بوڑھے اپنی لکڑیاں ٹیکتے ہوئے کربلا کے میدان میں آ گئے۔ بوڑھیاں

اپنی لاٹھیوں سے یزیدیوں پر ٹوٹ پڑیں۔ تاریخ اسلام میں خون سے لکھا ہوا ہے کہ ستره دن کے دولہا دولہن بھی اپنا گھر چھوڑ کر میدانِ کربلا میں آگئے اور ہر ایک شہادت کی منزل کی طرف جاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

السلام علیکم یا سبط رسول اللہ!

اور امام عالی مقام ہر ایک کو جواب دے رہے تھے۔

وعلیکم السلام یا رحمۃ اللہ۔!

میدان کربلا میں سب کے سب عاشقانِ اہل بیت شہید ہو گئے اب خاندانِ نبوت کی باری تھی۔

حضرت قاسم حضرت سیدنا امام قاسم رضؓ جو حضرت سیدنا امام حسن رضؓ کے لاڈلے صاحبزادے تھے آپ بھی حق وصداقت پر قربان ہو کر صداقت کو آشکارہ کر ڈالا ہے

آشکارہ کر دیا باطل ابھر سکتا نہیں موت سے بھی زندۂ جاوید مر سکتا نہیں

حضرت علی اکبر حضرت سیدنا علی اکبر رضؓ جو حضرت سیدنا امام عالی مقام کے فرزند اکبر ہیں آپ نے اپنے تایا زاد بھائی کی شہادت کا منظر دیکھ کر آپ کے دریائے صبر میں طوفان آگیا آپ بھی اجازت لے کر شہادت گاہ میں پہنچے اور ڈنکے کی چوٹ صداقت کا اعلان کر دیا بس آپ کے حق وصداقت کے اعلان پر دشمن آپ پر ٹوٹ پڑے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اٹھارہ سالہ علی اکبر بی بی شہر بانو کا لعل خون میں لال ہو گیا جب آپ گھوڑے سے زمین کی طرف نڈھال ہو کر گر پڑے حسینی قافلے میں کہرام مچ گیا اسی اثناء میں ایک پریشان حال خاتون

دیوانہ وار ڈیرے سے باہر آگئیں۔ اور کربلا کے میدان کی طرف ہائے بھتیجے! ہائے بھائی! کہتے ہوئے آگے بڑھنے لگیں۔

دشمنوں کا بیان ہے کہ جیسے ہی علی اکبر برچھی کھا کر گرے حسینی قافلے کے ایک بڑے ڈیرے کا پردہ ہٹا اور ایک خاتون جن کے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں بہہ رہی تھیں پریشان حالی میں ہاتھ پھیلائے ہوئے اس انداز سے باہر آگئیں کہ اس منظر کو دیکھ کر ہمارے دل پھٹنے لگے۔ حضرت امام عالی مقام نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ڈیرے میں لے گئے دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ حضرت بی بی زینب بنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

پیاسا شیر خوار

اسی اثناء میں حضرت بی بی شہر بانو رضہ نے امام عالی مقام کو آواز دی کہ اے میرے سرتاج! میری گودی کا لعل۔ شیر خوار علی اصغر بھوک پیاس سے نڈھال ہو رہا ہے اور زبان پر کانٹے پڑ چکے ہیں۔ اگر پانی نہ پلایا جائے تو یہ دم توڑ دے گا۔

علی اصغر کو لے جاؤ اور دشمنوں سے کہو کہ لڑائی تو ہم بڑوں سے ہے اس معصوم شیر خوار کی پیاسی زبان عمر و سعد اور شمر کو دکھا دو اور پانی پلا لاؤ۔

اے مرے سرتاج! یہ میری پہلی اور آخری فرمائش ہے اس کے بعد آپ سے میں کوئی فرمائش نہیں کروں گی۔

اپنی رفیقہ حیات بی بی شہر بانو کی پہلی اور آخری فرمائش پر امام عالی مقام پیاسے علی اصغر کو میدانِ کربلا کی طرف لے گئے اور کہا کہ اس معصوم بچے کو پانی پلا کر ثواب حاصل کر لو۔

شیر خوار کی شہادت

شمر لعین جس کے سینے میں دل نہیں تھا بلکہ کالا پتھر تھا۔ اور آلِ رسول کے حق میں فرعون بے سامان بنا ہوا تھا بجائے چند قطرے پانی پلانے کے حرملہ تیر انداز کو اشارہ کرتا ہے کہ ایسا تیر چلا کہ علی اصغر کے دونوں شہہ رگ کٹ جائیں۔

شمر لعین کے اشارے پر حرملہ ایسا تیر مارتا ہے کہ علی اصغر کے حلق میں پیوست ہو جاتا ہے۔ پس رسول اللہ کا پیارا نواسہ آسمان کو اپنی سوکھی زبان تین مرتبہ دکھاتا ہے اور ایک ہچکی کے ساتھ دم توڑ دیتا ہے اور علی اصغر کے شہ رگوں سے بہتے والے خون سے امام عالی مقام کا لباس رنگین ہو جاتا ہے۔ اور آپ شیر خوار کی لاش لے کر بی بی شہر بانو کے ڈیرے کے قریب آکر آواز دیتے ہیں۔

شہر بانو! تمہاری گودی کے لعل کو شہادت کا پیالہ پلا کر لایا ہوں یہ سنتے ہی بی بی شہر بانو چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔ اور جب ہوش آیا ہے تو سجدے میں گر کر گڑ گڑاتی ہیں کہ "اے اللہ!! میری گود خالی ہو چکی ہے! مجھے صبر عطا فرمائے۔

بیٹی کا قاصد

شیر خدا کے شیر امام عالی مقام پہاڑوں جیسا صبر کرتے ہوئے بیٹھے ہی تھے کہ ایک اونٹ سوار دوڑتا ہوا حاضر ہو گیا اور خط پیش کر دیا۔ یہ خط امام عالی مقام کی بیمار بیٹی حضرت بی بی صغرہ رضی اللہ عنہا کا تھا مدینے شریف سے بیٹی امام عالی مقام کو لکھتی ہے۔

دکھ بھرا خط

ابا جان! آپ کی بدنصیب بیٹی آپ لوگوں کے انتظار میں ایک ایک دن ایک ایک برس کر کے گذار رہی ہے میری طرف سے اکبر بھیا قاسم بھیا اور پیارے علی اصغر کو سلام دعا پیار کہنا۔ بابا علی اصغر کے لئے چھوٹا سا انگرکھا تیار کر رکھی ہوں تو جو

کو میں اپنے ہاتھوں سے پہناؤں گی۔

ابا جان! خدا کی قسم!! مجھے ہر روز بڑے ڈراونے خواب نظر آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی عمر دراز کرے میں آپ لوگوں کی طرف سے بے حد پریشان ہوں اور سخت بے چین ہوں۔ رات دن آپ لوگوں کی خیریت کے لئے دعائیں کر رہی ہوں اللہ تعالیٰ آپ سب کو سلامت رکھے۔

ابا جان! مجھے جلد بلا لو! تاکہ اکبر بھیا اور قاسم بھیا اور بابا عون اور محمد کو جی بھر کر دیکھ لوں۔ اور شیر خوار علی اصغر کا جھولا جھلایا کروں۔ ابا آپ مجھے جلد بلا لو میں آپ تمام کے دیدار کے لئے سخت بے چین اور بے قرار ہوں۔ والسلام

خون کے آنسو امام عالی مقام کے بیٹی صغرہ کا خط پڑھتے ہی بے اختیار آنسو بہنے لگے۔ شتر سوار نے آنسو غور سے دیکھے تو اس نے محسوس کیا کہ امام عالی مقام کے آنسوؤں میں خون ملا ہوا ہے۔ شتر سوار نے بے چین ہو کر کہا کہ حضور آپ کا پورا لباس خون میں لال ہو گیا ہے۔ اور آپ کے ڈیروں کے اطراف یہ کس کے لاشے رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے شتر سوار کو تمام تفصیلات سمجھا دئے۔ شتر سوار نے کہا۔ حضور! مجھے حکم دے دیجئے تاکہ میں بھی آپ کی طرف سے شہید ہو جاؤں۔

آپ نے فرمایا نہیں بابا تو اگر شہید ہو جائے تو میری بیٹی کو جواب کون لے جا کر دے گا۔ تو خط کا جواب میری بیٹی کو پہنچا دے یہی تیری بڑی خدمت ہو گی۔

کربلا سے جواب

بیٹی صغرہ! تیرا خط اس وقت ملا جب کہ علی اکبرؑ علی اصغر اور قاسم۔ عون اور محمد سب کے سب شہید ہو گئے۔ اور ان کے لاشے میرے سامنے رکھے ہوئے ہیں۔ ان سب لاشوں کو تیرا اسلام دعا اور پیار پہنچا دیا۔ بیٹی! اب تیرا باپ بھی کچھ دیر کا مہمان ہے۔

بیٹی صغرہ!! زندگی بھر صبر اختیار کرنا۔

یا اللہ!!! میری بے سہارا بیٹی صغرہ کو تو صبر جمیل عطا فرما!

آمین، آمین، آمین

میدان کربلا سے جواب لے کر شتر سوار امام عالی مقام سے بڑی عاجزی سے عرض کرنے لگا۔

حضور! جب سے میں مدینہ منورہ سے نکلا ہوں نہ میں پانی پیا اور نہ میرا اونٹ پانی پیا۔ مہربانی کر کے مجھے اور میرے اونٹ کو پانی پلا دیجئے۔

بیٹی کے قاصد کی التجا پر امام عالی مقام کا کلیجہ الٹ گیا اور بھرائی ہوئی آواز میں روتے ہوئے فرمایا۔

بھائی! تو میری بیٹی کا قاصد ہے۔ تجھ کو کھلانا۔ پلانا اور انعام و اکرام دینا چاہئے تھا۔ لیکن ہائے افسوس! میں بیٹی کے قاصد کو پانی تک نہیں پلا سکتا۔ بھائی! ہم پر آج تین دن تین رات سے کھانا پانی بند کر کے ترسایا اور تڑپایا جا رہا ہے

بھائی! آج تو مجھے معاف کر دے انشاءاللہ تعالیٰ کل میدان قیامت میں تیری ضیافت کروں گا۔ آج کربلا میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ قیامت کے دن جب تک تجھ کو آبِ کوثر نہ پلاؤں میں ایک قطرہ بھی نہ پیوں گا۔

حضرت امام عالی مقام بیٹی کے قاصد کو ودیع کرکے اپنے ڈیرے کے قریب تشریف لاکر اپنی ذوالفقار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔

واللہ! آپ کے دل پر اس وقت کیا گذر رہی ہوگی کہ آپ تین دن کے بھوکے اور پیاسے ہیں اور آپ کے رفقاء کے علاوہ سارے اہل بیت کے لاشے آپ کے اطراف رکھے ہوئے ہیں اسی حالت میں آپ کو خواب نظر آتا ہے۔

میدان کربلا میں مدینہ کا دربار سامنے آگیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنسو بہاتے ہوئے جلوہ گر ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں۔

بیٹا حسین! میرے حسین! امت سے جان دیدینا قانونِ الٰہی پر قربان ہوجانا لیکن فاسق وفاجر کو امیرالمومنین تسلیم نہ کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے قراری

بابا حسین! تیری پیاسی زبان دیکھ کر میرا کلیجہ تڑپ رہا ہے لیکن پھر بھی میں خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ تیری شہادت کو قبول کرکے میری امت کی بخشش کا سامان کرے گا اور تیری شہادت سے قرآن دنیا میں چمک جائے گا پیارے بیٹے! بس تو اب تھوڑی دیر میں مجھ سے مل جائے گا۔

خبردار! صداقت پر قربان ہوجانا!

بی بی زینب رضی اللہ عنہا کا خواب

حضرت بی بی زینب میدان کربلا کے ایک سے بڑھ کر

ایک دردناک مناظر دیکھ، دیکھ کر نڈھال ہو گئیں اور ڈیرے میں جا کر بے سدھ پڑ گئیں۔ اسی دوران آپ نے خواب دیکھا کہ

کربلا کا میدان چٹیل میدان ہے اس میدان میں دور سے ایک نیک بی بی جن کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں بہہ رہی تھیں۔ صورت سے نور ہی نور چمک رہا تھا۔ دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے پریشانی کے عالم میں بیچ کربلا کی زمین میں آکر رک گئیں اور آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر یکایک زمین پر لیٹ گئیں اور اپنے بکھرے ہوئے بالوں سے کربلا کی زمین جھاڑنے لگیں۔

اس دردناک منظر کو دیکھتے ہی بی بی زینب نے خواب ہی میں روتے ہوئے پوچھا۔ اے! نیک بخت خاتون! تم کون ہو کہاں سے آئی ہو! اور کربلا کی زمین اپنے بالوں سے کیوں جھاڑ رہی ہو۔ اس نیک بخت خاتون نے جواب دیا۔

بیٹی زینب!!! میں تیری ماں فاطمہ ہوں! مدینہ سے آئی ہوں تیرے نانا جان بھی آگئے ہیں۔

کربلا کی زمین بالوں سے اس لئے جھاڑ رہی ہوں کہ یہاں میرے جگر کا ٹکڑا حسین شہید ہو کر گرنے والا ہے۔ میرے لاڈلے کے لاشے کو کنکرے نہ چبھنے پائے۔ اس لئے کنکرے ہٹا رہی ہوں۔ لیکن اتنا سنتے ہی حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی چیخ نکل گئی۔ سارے لوگ جمع ہو گئے۔ امام عالی مقام بھی دوڑتے ہوئے ڈیرے میں آگئے۔

پیاسا بھائی اور پیاسی بہن اپنے اپنے خواب بیان کر رہے ہیں یہ سن کر حسینی قافلے کے سارے ڈیروں میں کہرام مچ گیا۔ ہر ایک کی حالت روتے روتے غیر ہو گئی۔

عابد بیمار حضرت سیدنا خواجہ زین العابدین رضی اللہ عنہ کی حالت انتہائی بگڑ گئی۔ ایسی ناگفتہ بہ حالت میں بھی دشمن کی طرف سے بار بار مطالبہ ہوتا تھا کہ

حسین! ڈیرے سے باہر آؤ۔ ورنہ ہم ڈیروں میں گھس جائیں گے

الوداع الوداع حسینی قافلے میں اب عابد بیمار کے سوا عورتیں اور بچیاں ہی باقی رہ گئیں تھیں۔ عورتیں اور بچیاں مل کر امام عالی مقام کو اسلام پر قربان ہونے کے لئے الوداع کہہ رہے تھے۔ اب صرف آپ کی باری تھی۔ آپ نے اپنی کمر سے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر باندھ لی۔ سر پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ باندھ لیا اور سینے سے قرآن پاک لگا کر ہاتھ میں ذوالفقار لئے ہوئے دُلدُل پر سوار ہو کر میدان کربلا کی طرف چلتے ہوئے حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر پڑھتے ہوئے کربلا میں پہنچ گئے۔

شامی لشکریوں کا بیان ہے کہ جس وقت امام عالی مقام کی سواری میدان کربلا کی طرف آ رہی تھی خدا کی قسم! ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سواری آ رہی ہے۔

شہادت کبریٰ آسمان کا دل تڑپا! سورج گہن میں آ گیا! ہوا رک گئی

پرندے بے ہوش ہوکر گر رہے تھے خاتون جنت کے جگر پر ہزاروں تلواریں ٹوٹ پڑیں رسول اللہ کے لاڈلے نواسے کی پیٹھ میں ایسا برچھا مارا گیا کہ سینہ پھٹ کر جگر اور کلیجہ کے ٹکڑے باہر آ گئے۔

اللہ اکبر! دیکھتے ہی دیکھتے بی بی شہر بانو کا سہاگ لٹ گیا!

کربلا کے دولہا نڈھال ہو کر گھوڑے سے جب زمین کی طرف آ رہے تھے تو دشمنوں کے سارے گھوڑے چیخ چیخ کر رو رہے تھے جیسے ہی آپ زمین پر کربلا میں دردناک کہرام مچ گیا۔ دشمن بھی بے قابو ہو کر رو دئے۔

چرند۔ پرند۔ اور حیاتوں میں صف ماتم بچھ گئی مگر شمر لعین نے کہا حسین کو ذبح کر ڈالو!

لیکن کون جانتا تھا کہ شفیع روز محشر کے لاڈلے نواسے کو ذبح کر کے دین و دنیا میں اپنا منہ کالا کرے۔ دوست اور دشمن اچھی طرح جانتے تھے کہ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ حق و صداقت پر شہید ہو رہے ہیں۔

پھول اور کانٹے جہاں جہاں پھول ہوتے ہیں وہیں کانٹے بھی ہوتے ہیں بس ایک گندم نما جو فروش یا مسلم نما منافق ازلی مردود جس کا نام سنان تھا انعام کی لالچ میں اندھا ہو گیا۔

بوسہ گاہ رسول پر خنجر سنان خنجر لے کر آگے بڑھا امام عالی مقام کے سینے پر سوار ہو کر گلے پر پوری قوت سے خنجر چلانے لگا پورا زور لگایا لیکن مبارک حلق کٹتا ہی نہ تھا سنان مردود نے خود امام عالی مقام سے پوچھا کہ حسین! یہ کیا جادو ہے کہ میرے تیز خنجر سے تیرا گلا کٹتا ہی نہیں

امام عالی مقام نے فرمایا۔ اے سنان! میرا حلق تو جہاں سے کاٹنا چاہتا ہے وہاں سے کاٹ نانا جان اسے بوسے دیا کرتے تھے۔ بوسہ گاہ رسول اللہ پر خنجر نہیں چلتا۔ اگر کاٹنا ہی چاہتا ہے تو مجھے پلٹا دے اور گردن کی طرف سے کاٹ دے تیری مراد پوری ہو جائے گی۔ جیسے آپ کو پلٹایا گیا آپ فوراً سجدے کی حالت میں ہو گئے۔

ادھر زبان سے سبحٰن ربی الاعلیٰ نکل رہا تھا۔ ادھر سنان گردن پر پوری قوت سے خنجر چلا رہا تھا جیسے خنجر چلنے لگا۔ شامیوں کا بیان ہے کہ جس وقت امام عالی مقام کی گردن پر خنجر چل رہا تھا سجدہ کی پہلی تسبیح ادا ہوتی ہوئی سنائی دی۔ جب سر کو نیزے پر چڑھایا گیا سجدہ کی دوسری تسبیح سنائی دی۔ جب امام عالی مقام کی روح تن سے جدا ہوئی تو بدلیوں سے سجدہ کی تیسری تسبیح سنی گئی۔

اہلِ دل بعض روایات میں یوں آیا ہے کہ جب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی روح مبارک دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچی تو روح امام عالی مقام نے نانا جان کو دیکھتے ہی عشق و محبت میں ڈوب کر عرض کیا۔

نانا جان! آپ کا نواسہ کربلا میں نماز ادا کر کے آ رہا ہے مصیبت اور آفت کے پہاڑ ہم پر ٹوٹ پڑنے کے باوجود ہم نے نماز قضا نہیں کی۔

بعض روایات میں یوں بھی وارد ہوا ہے کہ خاتونِ جنت کی روح بے چین و بے قرار ہو کر چلا رہی تھی۔

اے ظالم! میرے لختِ جگر کو پیاسا نہ کاٹ!!

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں
نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سایہ میں
میدان کربلا میں جو سجدہ ادا کیے
دکھلا دیا حسین نے عظمت نماز کی

جمعہ کا روز تھا ساری زمین پر عید المومنین منائی جا رہی تھی۔ نانا کا کلمہ پڑھنے والے نانا اور نواسوں پر عشق و محبت میں جھوم جھوم کر درود و سلام بھیج رہے تھے۔ اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد وبارك وسلم۔ لیکن منافقین جن کے دلوں میں اللہ۔ رسول اللہ۔ آل رسول اللہ اور اولیا اللہ سے بغض دشمنی چھپی ہوئی ہے وہ میدان کربلا میں آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قتل عام کر رہے تھے۔

جیسے ہی امام عالی مقام رض کا سر تن سے جدا ہوا جسم مقدس کو برہنہ کر کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند ڈالا گیا یہاں تک کہ آپ کے جسم مقدس کی بوٹی بوٹی الگ ہو گئی اور ہڈیاں چور چور ہو گئیں۔ اس دل گداز مناظر سے ساری کائنات میں صف ماتم بچھ گئی اور ادھر شمر لعین (سنان)، خولی وغیرہ آل رسول کی دشمنی میں مدہوش ہو کر حسینی قافلے کے سروں کو نیزوں پر بلند کر کے خوشی کے نعرے لگا رہے تھے۔

پردہ نشین سیدانیاں

یزیدی لشکر کے سپہ سالار تمام مظلوم سیدانیوں کو باگ ڈور میں کس کر قید کر کے لے جا رہے تھے۔

کس کا سر بلند ہے

راستے میں شمر لعین نے امام عالی مقام کے سر مبارک کو نیزے

پر بلند کرتے ہوئے ناچتے ہوئے حضرت بی بی زینب کو طعنہ زنی کرتے ہوئے کہنے لگا! زینب! میری فتح ہوئی تیرے بھائی حسین کو شکست ہو گئی۔ یہ سن کر حضرت بی بی زینب نے برجستہ جواب دیا۔

ارے ظالم! دیکھ لے! میرے بھائی کا سر تم سب کے سروں سے بلند ہے اور قیامت تک حسین کا سر بلند رہے گا اور تم پر لعنت برستی رہے گی!

یزیدی لشکر کوفے میں میدان کربلا میں آلِ نبی کے قتلِ عام کے بعد لٹے ہوئے حسینی قافلے کو لے کر یزیدی لشکر کوفے کے قریب سے گذر رہا تھا۔ کوفے والے مظلوم سیدانیوں کی بے بسی اور آلِ نبی کے شہزادوں کے سروں کو نیزوں پر دیکھ کر سر اور سینہ پیٹتے ہوئے رونے اور چلانے لگے واویلہ کرنے لگے۔ کوفے والوں کا واویلہ دیکھ کر حضرت بی بی زینب رحمۃ اللہ علیہا روتے ہوئے فرمایا!

اے کوفہ کے ظالمو! تم نے ہی میرے بھائی کو بلایا اور جب میرا بھائی اپنے خاندان کو لے کر آگیا تو تم نے دھوکہ دے کر کربلا میں تنہا چھوڑ دیا۔

الکوفی! صد حیفی! الالیوفی!!!

اب رو رہے ہو اب واویلہ کر رہے ہو۔ خدا تم کو قیامت تک رُلاتا رہے۔

الغرض یزیدی لشکر جہاں جہاں سے گذر رہا تھا مسلم تو مسلم غیر مسلم بھی ان مناظر کو دیکھ کر یزیدی لشکر پر لعنت بھیج رہے تھے بلکہ نفرت وحقارت سے یزیدیوں پر تھوک رہے تھے۔

میدانِ کربلا میں آلِ نبی کے قتلِ عام کی کیفیت آن کی آن میں سارے عالم میں پھیل گئی۔

حدیث شریف ۱۰ محرم الحرام سنہ ۶۱ھ بوقت بعد نماز جمعہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مدینہ شریف میں اپنے دولت کدہ میں سو رہی تھیں یکایک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں انتہائی غمزدہ حالت میں جلوہ گر ہیں اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ سر اور ریش مبارک پر گرد جمی ہوئی ہے اسی حالت میں روتے ہوئے ارشاد فرما رہے ہیں سلمہ! کربلا میں میرا پیارا حسین شہید ہو گیا!

پس خواب سے بیدار ہو کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہوک ہوک کر رونے لگیں تو بی بی سلمہ رضی اللہ عنہا پوچھتی ہیں۔

امی جان کیوں اس قدر رو رہی۔ تو ارشاد فرمایا بیٹی! ابھی ابھی میں نے خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے جن کے سر اور داڑھی پر خاک پڑی ہوئی تھی ارشاد فرمایا کہ ابھی ابھی کربلا کے میدان سے آ رہا ہوں۔ میرے حسین کے قتل میں موجود تھا اور اس کی شہادت کا حال دیکھ رہا تھا۔ (مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم مناقب اہل بیت حدیث ۵۸۷۳ ترمذی شریف)

بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے کربلا کی مٹی لا کر پیش کی اور کہا جس وقت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے۔ اسی وقت یہ مٹی خون بن جائے گی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہ مٹی تھی آپ نے دیکھا تو ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ بعد نماز جمعہ یہ مٹی خون آلود ہو گئی تھی۔

الغرض یزیدی لشکر جب یزید کے صدر مقام دمشق پہونچا تو دربار عام منعقد کیا گیا اور بھرے دربار میں امام عالی مقام کے سر مبارک کو سونے کے طشت میں رکھ کر یزید کے روبرو پیش کیا گیا۔ یزید تکبر اور گھمنڈ میں اکڑتا ہوا چھڑی سے امام عالی مقام کے ہونٹوں کو مارتا ہوا کہہ رہا تھا کہ یہی منہ میری خلافت کا انکار کر رہا تھا یہ منظر دیکھ کر ایک صحابی رسول حضرت ابوزبیر اسلمی رضی اللہ عنہ فوراً جلال میں آ گئے۔ اور ارشاد فرمایا۔

ارے یزید! وہاں سے چھڑی ہٹالے! جہاں تو چھڑی چلا رہا ہے میں نے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ خبردار بوسہ گاہ رسول اللہ سے چھڑی ہٹالے یزید نے بگڑ کر کہا۔ خبردار! آپ صحابی رسول ہیں کہہ کر معاف کر دیتا ہوں ورنہ قتل کر دیتا۔ پھر صحابی رسول اللہ جلال میں آ گئے برجستہ ارشاد فرمایا۔

یزید تجھ پر ہزار افسوس ہے تو نے صحابی رسول کا لحاظ کیا لیکن جگر گوشہ رسول اللہ کا لحاظ نہ کیا۔ یزید دم بخود ہو گیا۔

اس کے بعد مظلوم سیدانیوں کو سرے دربار بے پردہ لایا گیا یہ دردناک منظر دیکھ کر یزید کی بیٹی جس کا نام بھی فاطمہ تھا بے خود ہو کر بھرے دربار میں آ گئی اور بی بی زینب کی دلجوئی کرنے کے لئے آگے بڑھی۔

یزید یک دم غصہ میں آ گیا اور کڑک کر اپنی بیٹی سے کہنے لگا۔

فاطمہ! تو امیر المومنین یزید کی بیٹی ہے تجھ کو اسلامی پردے کا خیال رکھنا چاہئے فوراً پردے میں چلی جا یہ سن کر یزید کی بیٹی فاطمہ جلال میں آ گئی اور

اپنے باپ کو جواب دینے لگی۔

ابا جان! بی بی زینب اصلی فاطمہ کی بیٹی ہے اس کو تو سرے بازار قیدی بنا کر لایا گیا ہے اصلی فاطمہ کی بیٹی بے پردہ کر دی گئی ہے۔ میں نقلی فاطمہ ہوں آپ میرا پردہ پوچھ رہے ہو جن کے صدقے میں ہم کو پردہ نصیب ہوا ان کو بے پردہ سر بازار لایا گیا ہے۔

ہائے افسوس فاطمہ کی باندی کو پردے کا حکم دے رہے ہو اور فاطمہ کی بیٹی کو سر بازار گھسیٹ رہے ہو یزید اپنی بیٹی کے مقابلے میں شرمندہ ہو گیا۔ ندامت سے سر جھکا لیا۔

یزید کی عقل ٹھکانے آ گئی فوراً حکم دیا کہ تمام سیدانیوں کے پاگ ڈور کھول کر حویلی میں لیجایا جائے اور نہلا دھلا کر آرام سے رکھا جائے یہ سن کر حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔

یزید! ہم مظلوم سیدانیوں کا تماشہ بھرے دربار میں تمام غیر مردوں کو دکھا دیا اب تیری عورتوں کو ہمارا تماشا دکھانا چاہتا ہے۔ خدا کی قسم ہم تیرے گھر میں ہرگز قدم نہیں رکھیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ تو ہم کو مدینہ منورہ روانہ کر دے لہذا حسینی قافلہ کی لٹی پٹی سیدانیوں نے یزید کے تمام خاطر مدارت کو ٹھکرا کر مدینہ شریف جانے کے لئے مصر ہو گئیں۔

بالآخر یزید نے زاد سفر دے کر بے خانماں برباد قافلے کو مدینہ شریف روانہ کر دیا۔ مدینہ شریف میں پہلے ہی اطلاع ہو چکی تھی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہو بیٹیاں اپنا سارا سہاگ لٹا کر اور اپنے بچوں کو کٹا کر خالی

گود تباہ حال ہو کر آ رہی ہیں جیسے ہی یہ قافلہ مدینہ منورہ پہنچا سارے لوگ مدینہ کے زار و قطار رونے لگے جیسے ہی نظریں مزار مقدس پر پڑھیں تو سارے قافلے کے درد ناک چیخیں نکلنے لگیں۔ سارے مدینہ منورہ میں کہرام مچ گیا۔ بی بی زینب درد غم میں ڈوب کر فریاد کرنے لگے۔ نانا جان احسن نواسے کے رونے سے آپ بے چین ہو جاتے تھے اس نواسے کو بھوکا پیاسا رکھ کر کربلا میں ذبح کر دیا گیا جس نواسے کو آپ بوسے دیا کرتے تھے۔ اُس نواسے کی لاش کو بے گور و کفن گھوڑوں کی ٹاپوں میں روندا گیا۔

نانا جان! آپ کی بہو بیٹیاں اپنا سہاگ لٹا کر گودیاں خالی کرکے آئی اور بے سہارا ہو کر آئے ہیں۔

نانا جان!! اٹھو! ہم کو تسلی دینے کے لئے اٹھو!!

پس زار و قطار روتے چلاتے ہوئے کئی مرتبہ بے ہوش ہو گئیں۔

تاریخ بتلاتی ہے کہ اس فریاد اور آہ و زاری سے سارے مدینہ میں (۲) ماہ تک لوگوں کے دل ٹھکانے پر نہ رہے۔

آج اس عظیم حادثہ کو ہو کر ۱۴ صدیاں گزر گئیں لیکن آج بھی لوگوں کے آنکھوں سے آنسوں رواں ہیں حسینی قافلے کی مظلومیت پر جتنے آنسوں بہائے گئے اگر ایک جگہ جمع کئے جائیں تو روئے زمین پر ایک نیا سمندر قائم ہو جائے گا۔ اور آپ کے غم میں جتنی آہ و بکاہ اور چیخ و پکار کی گئی ہے۔ اگر ایک جگہ جمع کی جائے تو سارے روئے زمین پر قیامت سے پہلے قیامت کا حال قائم ہو جائے گا۔

الغرض یزید سمجھتا ہے کہ اس کی فتح ہوئی ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے شہادت امام حسین عالی مقام کی فتح ہوئی ہے۔ اور اسلام زندہ ہو گیا ہے۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

ظالموں کا انجام آل نبی اولاد علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شہیدوں کے تمام خون کے قطرے شعلے بن کر دلوں میں بھڑک اٹھے اور سارے عالم کے مسلمانوں کے سینوں میں پھیل گئے۔ یہاں تک کہ ساری اسلامی دنیا میں آگ لگ گئی صاحبان تخت و تاج خاک و خون میں تڑپے اور ان کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کر دی گئیں فتح مندوں نے حسینی قافلے کے ایک ایک قاتل کو پکڑا اور ٹکڑے ٹکڑے بنا کر پھونک ڈالے حتیٰ کہ یزید اور یزیدیوں کی قبریں تک اکھاڑ کر ان کی ہڈیاں تک جلا ڈالیں ؎

وہ مظلوموں کی آہیں کیا یوں ہی بیکار جائیں گی
یہی ایک دن زمین پر آسمانوں کو گرائیں گی
لگے سر کٹ کے گرنے خون کی بارش ہوئی آخر
اکڑ کر چلنے والے دب گئے زیر زمین آخر

. . . .

حضرت امام عالی مقام کو کربلا کے میدان میں آخر دم تک موقعہ تھا کہ آپ دنیاوی آرام و آسائش اور دھن دولت حاصل کر لیتے لیکن آپ اسلام پر اپنا سب کچھ لٹا کر کٹا کر اسلام کو بچا لیا ورنہ آج اسلام کی شکل کچھ اور ہو جاتی

امام عالی مقام موقعہ پرستی سے کام لیتے تو دنیا میں مردودیت، فرعونیت اور شدادیت چھا جاتی اور اسلامی اصول پھیکے پڑ جاتے۔

اسی لئے حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین

اسوۂ حسینی! آج دنیا کی کئی قومیں اسوۂ حسینی پر عمل کر کے میں سرخرو ہو رہے ہیں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

مکاشفات بعض بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے مکاشفات سے اس امر کا اظہار ہوا ہے کہ میدان قیامت میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسین علیہ السلام کا خون آلود لباس عرش اعلیٰ کے سامنے رکھ کر سجدہ ریز ہو جائیں گی تو اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اے مرے حبیب کی بیٹی!
بول کیا چاہتی ہے۔
تو خاتونِ جنت عرض کریں گی۔
اے اللہ!
میرے حسین کی شہادت کے بدلے میرے ابا کی امت کو بخش
دے!

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

مرکزی مجلس اہل سنت والجماعت کیطرف سے ہر سُنی فردوبشر کیلئے نظام العمل!

مقصد عمل اور دعوت عمل کے ذریعے سُنی عقائد اور سُنی اعمال محفوظ ہو جائیں۔

دعوت عمل یا خانقاہی نظام

(۱)
روزانہ ۱/۲ گھنٹہ بعد فجر یا عصر ---- قرأت، نعت، کتابی تعلیم
ذکر اللہ ذکر النبی یعنی کلمہ طیبہ ۱ مرتبہ تسبیح فاطمہ ۱ مرتبہ اور درود شریف ۔۔۔ ۲ مرتبہ

(۲)
ہفتہ وار ۳ گھنٹے شہر کے مرکز میں
قرأت، نعت، تفسیر قرآن (میلاد النبی، معراج النبی، حیوٰۃ النبی، سیرۃ النبی) سلام فاتحہ دعا

(۳)
ماہوار ہر ماہ ۲۴ گھنٹے شہر کی بڑی مسجد میں (مشورہ سے نظام العمل بنا لیا جائے)
قرأت، نعت، بیانات، اعمال کی عملی مشق گشت
(خصوصی، عمومی، انفرادی، اجتماعی ملاقاتیں)

(۴)
سالانہ ہر سال ۱۵ دن

مرتبہ حقیر فقیر خاکپائے بزرگان دین غلام نبی شاہ نقشبندی مجددی قادری